خوش قسمت مصر......اور حضرت امام شافعی

(گزشتہ سے پیوستہ)

سابقہ کتب میں اس پہاڑی کی یہ فضیلت بیان ہوئی ہے کہ اس پر جنت کے درخت اگیں گے۔ امیر المؤمنین نے فرمایا اگر یہ بات ہے تو مومن جنت کے درختوں کے زیادہ حق دار ہیں، اور عمرو بن العاص کو حکم دیا کہ اس پہاڑی کو مومنین کے قبرستان کے لئے وقف کردو۔

کیا فراست ہے امیر المومنین کی کہ اگر یہ جنت ہے تو اس میں ہمارے انتقال کرنے والوں کے گھر بننے چاہئیں کہ جنت کے اصل حقدار مجاہد مومنین ہیں۔ چنانچہ اس پہاڑی کو قبرستان کے لئے وقف کردیا گیا۔ یہاں ہم نے حضرت عمرو بن العاص کے علاوہ جن چار صحابہ کے مزارات کی زیارت کی ان میں حضرت عبداللہ بن حذافہ، حضرت عقبہ بن عامر، حضرت ابو بصرہ غفاری اور حرضت عبداللہ بن حارث الزبیدی (رضی اللہ عنہم) شامل ہیں۔ اس پہاڑی (جبل مقطم) کی زیارت سے فارغ ہوکر ہم نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کی زیارت کا قصد کیا۔

مصر خوش نصیب ہے کہ اس نے ہزاروں علماء واولیاء پیدا کئے ہیں اور مصر سے باہر پیدا ہونے والے صوفیا وعلماء کو مصر نے مقناطیس کی طرح اپنی طرف کھینچا ہے، گو کہ اس کی وہ طاقت اب نہیں رہی، مقناطیس پرانا ہوگیا ہے مگر اب بھی اس میں اتنی مقناطیسیت وجاذبیت تو ہے کہ اس گئے گزرے دور میں بھی یہ علماء کو اپنی طرف راغب کرلیتا ہے۔ علماء تو علماء ہم جیسے نکمے طلبہ بھی اس کی کشش کی زد میں ہیں، یہ اس کی کشش یا یہاں موجود اہل علم وفضل کی کرامت ہے کہ مجھ جیسا ہیچ مداں بھی اس کی زیارت کا مشتاق ہو کر یہاں پہنچا ہے۔

بچپن سے ہم امام شافعی کا نام اپنے عالم والد گرامی اور دیگر اساتذہ کرام سے سنتے چلے آرہے تھے۔ اور جن کی کتاب الام ہمیں دار العلوم قمر الاسلام سلیمانیہ میں استاذ عبدالجواد صاحب نے سبقاً سبقاً پڑھائی تھی۔ باوجودیکہ ہم حنفی تھے اور حنفی ہیں اور فقہ حنفی میں ہمارا قدوری کا سبق جاری تھا مگر استاذ محترم کا کہنا تھا کہ افریقی طلبہ شافعی ہیں تم ان کے ساتھ شامل ہوجاؤ اور کتاب الام للشافعی بھی ضرور پڑھو۔ کون امام شافعی؟ وہ جن کا نام محمد ہے اور جو ادریس کے صاحبزادے ہیں، ادریس خاندانِ قریش سے تعلق رکھتے

تھے اور مکہ کے رہنے والے تھے۔ نہ صرف یہ بلکہ حضور ﷺ کے خاندان سے تعلق تھا آپ کے نسب نامے سے پتہ چلتا ہے کہ حضور ﷺ کے جد اعلیٰ حضرت عبد مناف سے سلسلہ جڑا ہوا ہے۔ حلیۃ الاولیاء کے مطابق آپ کا نسب نامہ یوں ہے، ابوعبداللہ محمد بن ادریس بن العباس بن عثمان بن شافع بن السائب بن عبید بن عبد یزید بن ہاشم بن عبدالمطلب بن عبد مناف......

تو گویا آپ مکی ہیں، ہاشمی ہیں اور قریشی یا قرشی ہیں۔ سبحان اللہ کیا خوب نسبتیں ہیں امام شافعی کی۔ مقامِ ولادت میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک عسقلان، یا غزہ، مقامِ ولادت ہے اور بعض نے یمن یا مکہ مکرمہ (منیٰ) لکھا ہے۔ ایک روایت کے مطابق آپ بچپن ہی میں یتیم ہوگئے تو آپ کی والدہ آپ کو مکہ مکرمہ لے آئیں۔ اور شافعی اس لئے کہلائے کہ ان کے بزرگوں میں شافع بن سائب ایک بزرگ گزرے ہیں جن کی نسبت سے شافعی کہلائے۔ عمر عزیز کا اکثر حصہ تحصیل علم میں گزرا کبھی مکہ مکرمہ کبھی مدینہ طیبہ کبھی عراق اور کبھی یمن و مصر، غالباً زیادہ وقت عراق اور مصر میں گزرا۔ مکہ مکرمہ میں ابتدائی تعلیم مکمل کی اور مدینۃ منورہ میں حضرت امام مالک کے درس حدیث میں شامل ہوئے۔ کچھ مدت یمن میں قیام فرمایا اور پھر عراق جا کر حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد رشید امام محمد بن حسن سے علمی وفقہی استفادہ کیا۔ ان کا اپنا قول ہے کہ مجھ پر فقہ میں سب سے زیادہ احسان امام محمد بن حسن کا ہے۔ امام ذہبی کے بقول ابتداء ہی سے علوم کی طرف توجہ تھی، پہلے پہل شعر و شاعری، لغت، ادب عربی اور فنون کی طرف میلان زیادہ تھا، لبید کے اشعار سے بڑا شغف تھا، پھر فقہ و حدیث کی طرف متوجہ ہوئے تو بارہ برس کی عمر میں مؤطا امام مالک حفظ کر چکے تھے۔ مکہ مکرمہ میں ابن عیینہ سے اور پھر مسلم بن خالد زنجی سے اکتساب علم کیا۔ مدینہ طیبہ میں امام مالک کے حلقہ درس میں شامل ہوئے اور ان سے علم حدیث میں حظ وافر حاصل کیا۔ پھر یمن کے علاقہ نجران میں (جو آج کل سعودی عرب کا حصہ ہے) آپ کو ایک سرکاری ملازمت مل گئی جس کی بنا پر نجران منتقل ہوگئے۔ ایک طویل عرصہ تک اس منصب پر فائز رہے تا آنکہ ایک آزمائش سے دوچار ہونا پڑا اس وقت آپ کی عمر عین شباب یعنی ۳۴ برس کی تھی۔ ہوا یوں کہ خلیفہ وقت (ہارون الرشید) کو یہ معلوم ہوا کہ نجران میں کچھ علوی لوگ بغاوت کی تیاری کر رہے ہیں۔ تفتیش شروع ہوئی تو والیٔ نجران نے حسد کی بنا پر امام شافعی کا نام بھی باغیوں میں شامل کرا دیا۔ چنانچہ مشتبہ افراد کے ساتھ انہیں بھی دربار خلافت بغداد طلب کیا گیا۔ خلیفہ نے سب کے قتل کا ارادہ کرلیا تھا، جب ان سے پوچھ گچھ ہوئی تو انہوں نے کہا میں ایسی کسی سازش میں ملوث نہیں اور محمد بن حسن الشیبانی مجھے بخوبی جانتے

ہیں۔خلیفہ کے ہاں امام محمد حسن کو ایک وجاہت حاصل تھی، ان سے تصدیق طلب کی گئی تو آپ نے تائید فرمائی کہ یہ شریف زادے ہیں بڑے عالم ہیں ان سے اس طرح کا معاملہ متوقع نہیں۔خلیفہ نے کہا تو پھر انہیں آپ اپنے ساتھ لے جایئے۔تاکہ میں ان کے معاملہ میں غور کرسکوں۔یوں اس الزام سے صرف انہی کی جاں بخشی ہوئی دیگر سب ملزمان قتل ہوئے۔اللہ رب العزت نے امام محمد کے وسیلے سے نجات کا سامان کردیا۔میں سوچتا ہوں وسیلۂ نیکاں بھی کیا چیز ہے کہ...... تیر جستہ باز گردانند زراہ......کا مصداق ہے۔کہاں ارادہ گردن زدنی کا ہو چکا تھا۔کہاں نجات ہوگئی اور صرف یہی نہیں بلکہ امام محمد سے پھر ایسا تعلق پیدا ہوا کہ دنیا و مافیہا سے نجات ہوگئی اور علم وعمل ہی کے ہو کے رہ گئے، امام اعظم کی فقہی کتب تک امام محمد کے توسط سے رسائی ہوئی، خوب اکتساب علم وفیض رہا، امام محمد بن حسن الشیبانی بھی بڑی عزت و قدر افزائی فرماتے تھے۔حضرات گرامی راقم کے لئے یہ کتنی بڑی سعادت ہے کہ عراق میں امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور پھر امام محمد بن حسن الشیبانی رحمۃ اللہ علیہ کے مزارات کی زیارت کے کافی عرصہ بعد آج فقہ کے ایک اور بڑے امام (حضرت امام شافعی) کی بارگاہ میں حاضری نصیب ہورہی ہے۔ ذلک فضل اللہ یعطیہ من یشاء...... (جاری ہے)

WOULD YOU LIKE TO KNOW SOMETHING ABOUT ISLAM ?

By : Mohammad M. Ahmed

Really a book that tells you everything about Islam being criticized in the western society.

The book that clears up the misconceptions and misunderstandings about Islam.

The book bridges the gap between Muslims & Non Muslims.

Published by: Crescent Book Inc. P.O.Box 786Wingdale NY 12594-1435 www.crescesnt-books.com

E.mail: info@crescent-books.com

ان العصا من العصیۃ خشت اول چون نہد معمار کج......تا ثریا می رود دیوار کج